

ORIGIN OF THE VEDAS.

ویدوں کی اصل

ترتیب

پادری بی. بی. رائے مرحوم

سابق پروفیسر مدرسہ علم الہی بہار پور



کرنل لٹریچر سوسائٹی فرائڈیا
جسکو

نے معرفت

پنجاب ریجنس بک سوسائٹی - انارکلی - لاہور
شائع کیا

قیمت ۲ روپائی

۱۹۲۸ء

باراول (۱۰۰۰)

ویدوں کی اصل

وید کیا ہیں؟

رگ یجو۔ سام۔ اتھرو چار وید ہیں۔ ان چار ویدوں کی دو بڑی تقسیمیں ہیں۔ منتر یا سنگھتا بھاگ۔ اور براہمن بھاگ۔ براہمن بھاگ کے ایک خاص حصے کو اپشند کہتے ہیں۔ مگر ایک اپشند یعنی ایشوپشند منتر بھاگ میں شامل ہے۔ شکلہ یجروید کے چالیسویں ادھیائے کو ایشوپشند کہتے ہیں۔

عام ہندو ویدوں کے منتر اور براہمن دونوں بھاگوں کو وید مانتے ہیں مگر آج کل ان کے خلاف جو دیانندی فریق اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ محض منتر بھاگ کو وید قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ سوامی دیانند سرسوتی لکھتے ہیں کہ "چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھتا منتر بھاگ) کو منترہ من الخطا سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ ہدات خود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھہرنے کیلئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں جس طرح سوربیا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کو بھی مشاہدہ میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح چاروں وید ہیں پیاروں ویدوں کے برہمن۔ چھ اناک۔ چھ اناک۔ چار آپ وید اور ۱۱۲ گیارہ سوتائیں) ویدوں کی شاخا جو کہ برہما وغیرہ ہارشیوں کی تصنیف بطور

پی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ پریس رنار کلی لاہور میں مسٹر الین۔ ڈی۔ وارث سیکرٹری۔
پنجاب یحیٰں بک سوسائٹی انارکلی لاہور پرنٹر و پبلشر کے اتہام سے چھپکر شائع ہوا۔

ویدوں کی شرح کے ہیں۔ ان کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر) یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں۔ ان کا اہرمان کرتا ہوں (یعنی ان کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا) دیکھو ستیا رتھ پرکاش۔ مکتویہ الغتویہ۔

جس حال ویدوں کے سنگھٹا بھاگ کے بارے میں دونوں فریق ایک رائے ہیں تو ہم بھی اس مضمون میں ویدوں سے ان کے سنگھٹا بھاگ ہی کو سمجھتے رہیں گے۔

کیا وید الہامی ہیں؟

لفظ الہام اہل ہنود کے محاورہ میں ایک نیا لفظ ہے کیونکہ ان کے قدیم بزرگ اس لفظ سے واقف نہ تھے۔ تو بھی ان دنوں میں انگریزی تعلیم یافتہ ہنود اس لفظ کو ویدوں پر عائد کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مسیحی لوگ اپنی بائبل کو الہامی مانتے ہیں۔ سو ان کی دیکھا دیکھی وہ بھی اپنے ویدوں کو الہامی کہنا چاہتے ہیں لیکن ان کا ایسا خیال کرنا نا واجب ہے۔ کیونکہ:-

(۱) مسیحی لوگ الہام کے ساتھ ہی ساتھ اپنے پاک نوشتوں کے مصنفوں کو بھی مانتے ہیں جو انسان تھے لیکن اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق وید پوریشیا (अपौरुषेय) ہیں یعنی ویدوں کو کسی پُرش (شخص) نے رچا ہی نہیں۔ بیاس ریشی ان کے خیال میں محض وید منتروں کے مرتب تھے۔ ان کے پسے والے نہیں۔

(۲) مسیحی لوگوں کے خیال میں الہام خدا کی روح کی وہ تاثیر ہے جو پاک نوشتوں کے مصنفوں کو غلطی سے محفوظ رکھتی ہے جس حال اہل ہنود وید منتروں کو انسان کے رچے ہوئے مانتے ہی نہیں تو وہ الہام کو کس لئے چاہتے ہیں؟ الہام انسان کو ہونا ہے۔ ایشور کو نہیں۔ اگر مانتا ہے خیال میں وید پوریشیا ہیں تو اس اُپر پُرش کو یعنی

جو شخص نہیں اُس کو الہام کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر ویدوں کو ایشور کرت مانتے ہو تو ایشور کو الہام کی کیا ضرورت ہے؟ پس جب تک ویدوں کو انسان کے رچے ہوئے نہ مانو گے تب تک ان کو الہامی کہنا بے فائدہ ہے۔

پُرش اور سکبھ سے ویدوں کی پیدائش

तस्माद् यज्ञात् सर्वहुतः ऋचः सामानि जज्ञिरे ।

छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद् यजुस् तस्माद् अजायत ॥

”اُس عالمگیر گیہ سے رچا اور سام پیدا ہوئے۔ اُس سے چھند پیدا ہوئے۔ اُس سے یجو پیدا ہوا۔ رگ وید منڈل ۱۰ سوکتہ ۹۰ رچہ ۹۔ یجو وید ادھیائے ۳ منتر ۷۔“

رگ وید کے دسویں منڈل کے نوٹے سوکتہ کو پُرش سوکتہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اُس میں پُرش دیوتا کا بیان ہے۔ اس پُرش سوکتہ کی ساتویں رچا کے مطابق دیوتاؤں نے پُرش کو بطور ذبیحہ کے یگ میں چڑھایا۔ مذکورہ بالا اقتباس شدہ رچا کے مطابق اس پُرش دیوتا کی قربانی سے رگ رچو سام تینوں وید اور چھند پیدا ہوئے ہیں۔

यसाद् ऋचो अपातन्न यजुर्यसाद्पाकन्न ।

सामानि यस्य लोमानि अथवांगिरसो मुखम् ।

स्कम्भं तं ब्रहि कतमः सिदेव सः ॥

”بتاؤ وہ سکبھ کون ہے جس سے رچاؤں کو پھیل کر نکالا ہے اور یجو کو جس سے گھس کر نکالا۔ سام جس کے رونگٹے ہیں اور اتھر وائرکس منہ ہے؟ اتھر وید کا منڈ ۱۰۔ انوواک ۴ سوکتہ ۷ منتر ۲۰۔“

لفظ اپاتنشن اور پاتنشن مصدر تنشن اور کش سے نکلے۔ تنکش کے معنی لکڑی

وغیرہ کے چھینے کے ہیں۔ جس طرح ترکھان لکڑی کو چھینتا ہے اسی طرح رگے بد سکبھ دیوتا سے چھیل کر نکالا گیا۔ کش کے معنے گھسنے کے ہیں۔ جیسے سونا چاندی وغیرہ پتھر پر گھسے جاتے ہیں۔ اس لئے اُس پتھر کو کسوٹی کہتے ہیں۔ لفظ کسوٹی اسی لفظ کش سے نکلا ہے۔ سوچو وید سکبھ سے کش کر یا گھس کر نکالا گیا۔ ان دنوں مصدر دل کے اور بھی معنے ہو سکتے ہیں لیکن یہاں پر لفظی تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اصل میں یہاں پر بیان مجازی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ رگ بھوجو سام۔ اتھرو چاروں وید سکبھ دیوتا سے نکلے ہیں۔ سام کو سکبھ کے روئے اور اتھرو کو اُس کے منہ کے لئے اُن چاروں ویدوں کو سکبھ دیوتا کا ہم وجود قرار دیا گیا ہے۔ لفظ سکبھ کے معنے منہ جانے والے کے ہیں۔ اگر پُش اور سکبھ پر مانتا کے لقب ہوں تو مذکورہ بالا دونوں منتروں کے بموجب وید پر مانتا سے پیدا ہوئے ہیں۔ صرف وقت یہ ہے کہ پُش کی قربانی سے کیا مراد ہے؟ پُش سوکتہ میں پُش کو تو خالق بھی قرار دیا۔ خالق کی قربانی سے ویدوں کا پیدا ہونا اہل ہنود کے موجودہ خیال میں ایک عجیب بات ہے۔

سوامی دیا مندر سرسوتی نے ان دونوں منتروں کو ویدوں کے ایشور کر ت ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ لیکن ایسے اور منتر ہیں جن کو سوامی جی نے قہقہے میں نہیں کیا۔ کیونکہ ان منتروں سے ویدوں کا خراج اور ہی کچھ معلوم ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں چند اور اتھرو ویدی منتر قہقہے کرتے ہیں جن سے نقلی گھن جائیگی۔

اندر کال اور اچھیشٹ سے ویدوں کی پیدائش

स वा ऋग्व्यो अजायत तस्माद्व्यो अजायन्त ।

”وہ رچاؤں سے پیدا ہوا اور اُس سے رچائیں پیدا ہوئیں۔“ اتھرو

وید۔ کاند ۱۳۔ انوداک ۴۔ سوکتہ ۴۔ منتر ۸۔ ۳۔

اس منتر میں اندر دیوتا کی طرف اشارہ ہے۔ شاید کوئی پوچھے کہ یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ رچاؤں سے اندر اور اندر سے رچا پیدا ہوں۔ ناممکن ہے۔ اس کے جواب میں اتنا کہنا بس ہو گا کہ یہ رشیوں کے اُس قسم کا مسئلہ ہے جسے ان دنوں میں ”اندے سے مرغی اور مرغی سے انڈا“ یا بیج سے درخت اور درخت سے بیج کہتے ہیں۔ سو رچاؤں سے اندر کا پیدا ہونا اور اندر سے رچاؤں کا پیدا ہونا کچھ عجیب بات نہیں ہے۔

कालाहचः समभवन् यजुः कालादजायत ।

”کال (یعنی زمانے) سے رچائیں پیدا ہوئیں اور کال سے یجو پیدا ہوا۔“
اتھرو وید کاند ۱۹۔ انوداک ۶۔ سوکتہ ۴۔ منتر ۵۔ ۳۔

ऋचः सामानि छन्दांसि पुराणं यजुषा सह ।

उच्छिष्टाज्जहिरे सर्वे दिवि देवा दिविश्रितः ॥

”رچائیں۔ سام۔ چھند اور یجو کے ساتھ پُر ان اور سورگ میں سورگ کے رہنے والے کل دیوتے یکے کے اچھیشٹ (یعنی جھوٹ کوٹ یا پٹنجی ہوئی چیزوں) سے پیدا ہوئے۔“ اتھرو وید کاند ۱۱۔ انوداک ۴۔ سوکتہ ۴۔ منتر ۲۔ اس منتر کے مطابق دھرت وید بلکہ پُر ان بھی یکے کے اچھیشٹ سے پیدا ہوا ہے۔ ایک اور بات غور طلب ہے۔ اگر وید ایشور کر ت یا الہامی ہوں۔ تو اتھرو وید کے ان منتروں کو کیا کہیں گے؟ ان میں سے ایک منتر کے مطابق وید اندر سے۔ دوسرے منتر کے مطابق کال سے اور تیسرے منتر کے مطابق یکے کے اچھیشٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک تو ویدک ایشور ان باتوں سے آپ ویدوں کے پیدا کرنے والا ہونے سے انکار کرتا ہے۔ پھر ایک جگہ پر اندر کو۔ دوسری جگہ پر کال کو اور تیسری

اُس نے ان تینوں دیواؤں کو بتایا۔ ان تینوں دیواؤں کے اس نکالے

پرچاؤں سے بھور۔ بچوں سے بھور۔ ساموں سے سوز۔ چھاند و گیہ اپنشد۔
پرچاؤں سے بھور۔ بچوں سے بھور۔ ساموں سے سوز۔ چھاند و گیہ اپنشد۔

اس اقتباس سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں:-

(۱) رگ۔ بچو۔ سام تینوں دیداگنی۔ والو۔ آدیتہ تین دیوتاؤں کے رس
یعنی عرق ہیں۔ ان تینوں دیوتاؤں سے تینوں دیداگنی عرق کے نکالے گئے تینوں
دیوتاؤں میں تینوں دیداگنی نہیں گئے۔ تینوں دیوتاؤں کو تینوں دیداگنی گئے تینوں
دیوتاؤں میں تینوں دیداگنی نہیں گئے۔ تینوں دیوتاؤں کو تینوں دیداگنی گئے تینوں

(۲) اگنی۔ والو۔ آدیتہ تینوں یہاں پر بہت صفائی کے ساتھ دیوتے کہلائے
ان کو انسان یا رشتی سمجھنا چاہئے۔

(۳) ان تینوں دیوتاؤں میں سے ایک یعنی اگنی تو پرتھوی کا رس ہے۔ دوسرے
والو فضا کا رس ہے۔ تیسرے آدیتہ آکاش کا رس ہے۔

(۴) جس حال تینوں دیوتاؤں تینوں عالموں سے بطور رس کے نکالے گئے تو ان
دیوتاؤں کے وجود سے پیشتر ان عالموں کا موجود ہونا لازم و ملزوم ہے۔

(۵) پیدائش کے سلسلہ میں پہلے تینوں عالم۔ پھر تینوں دیوتا پھر تینوں دیدا
پھر بھور۔ بھور۔ سوز تینوں پاک الفاظ ہیں۔

(۶) ان سب کا بانی پرچا پتی ہے۔

(۷) یہاں چوتھے دیداگنی و کانام نہیں اور نہ اُس کے مخرج کا ذکر ہے۔

سوامی جی کی کاروائی

سوامی دیانند سرسوتی نے چھاند و گیہ اپنشد کے ان صاف متروں کو ادا کیا

جگہ پر اچھٹا کو دیدوں کو پیدا کرنے والے کہنے سے وہ ناموافق ہوتا ہے۔
سوامی دیانند نے مذکورہ بالا سبکھ والے منتر کے سوا اقر و وید کے ان متروں
کو اقتباس نہیں کیا۔ ایسے بڑے پنڈت ان متروں سے واقف نہ تھے سو تو نہیں۔ بلکہ
سوامی جی نے اراڈنا ان متروں کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان متروں سے دیدوں کے
انثور کرت ہونے کی شہادت نہیں ملتی ہے۔

اگنی۔ والو اور آدیتہ سے ویدوں کی پیدائش

प्रजापतिर्लोकान् अभ्यतपत् । तेषां तप्यमानानां रसान्
प्राबृहद् अग्निम् पृथिव्या वायुम् अन्तरिक्षाद् आदित्यं
दिवः । स एतास्तिष्ठो देवता अभ्यतपत् । तासां तप्यमानानां
रसान् प्राबृहद् अग्नेर्ऋचो वायोर्यजुषि सामान्यादित्यात् ।
स एतां त्रयीं विद्याम् अभ्यतपत् । तस्यास्तप्यमानाया
रसान् प्राबृहद् भूरिति ऋग्भ्यो भुविति यजुर्भ्यः
स्वरिति सामभ्यः ।

پرچا پتی نے لوگوں (عالموں) کو بتایا اُن تپے ہوئے (عالموں) کے
رس نکالے:- اگنی کو پرتھوی سے والو کو اترکشی (فضا) سے آدیتہ (سورج)
کو آسمان سے۔ اُس نے ان تینوں دیوتاؤں کو بتایا۔ اُن تپے ہوئے (دیوتاؤں)
کے رس نکالے:- اگنی سے پرچاؤں کو۔ والو سے بچوں کو۔ آدیتہ سے ساموں کو۔

یہ جس لفظ کا ترجمہ یہاں پر بتایا گیا اُس کا ترجمہ دھیان کیا یا سوچا بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ
ڈاکٹر راجندر لعل متر صاحب نے اس لفظ کا یہی ترجمہ کیا۔ دیکھو اس اپنشد کا مگر بڑی ترجمہ ہم
نے بیجی کے پنڈت پتیا مہر جی کے ترجمہ سے اس لفظ کا بتایا یا اترقواقتباس کیا۔

اقتباس نہیں کیا۔ کیونکہ ان میں انگریزوں اور آدیو صاف دیوتا کہلاتے ہیں۔ سوامی جی نے ان کے عوض شت پتھر براہمن سے ذیل کا منتر اقتباس کیا۔ کیونکہ اس میں ان تینوں کا لقب دیوتا لکھنے میں نہیں آیا۔

स इमानि त्रीणि ज्योतीष्यभितताप । तेभ्यस्तत्तेभ्यस्तयो
वेदा अजायन्त । अग्नेर्ऋग्वेदो वायोऽथ जुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः ॥

دیکھو شت پتھر براہمن کا منٹ ۱۱۔ پر پانچ ٹک ۴۔ براہمن ۲۔ کنڈ کا ۳۔ اس کے معنی یہ ہیں:-

”اُس نے ان تینوں جوتیوں کو تپایا۔ اُن تپتی ہوئی (جوتیوں) سے تینوں دید پیدا ہوئے۔ اگنی سے رگ وید۔ وایو سے یج وید۔ سورج سے سام وید۔ سوامی جی ستیا رتھ پر کاش میں اِس کا یوں ارٹھ کرتے ہیں۔ پر ہم سریشی کی آدی میں پر ماتا نے اگنی وایو۔ آدیہ۔ تھیا۔ انگرا ان رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کا پرکاش کیا۔“ دیکھو ساتواں منٹ ۱۲۔

سوامی جی کے اردو منترجم اِس کا یوں ترجمہ کرتے ہیں:-
”پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پر ماتا نے اگنی۔ وایو۔ آدیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔“

سوامی جی کے قائم کئے ہوئے ویدک پیرس کے چھپے ہوئے اصل شت پتھر براہمن کے دیکھنے سے ہم کو معلوم ہوا کہ یہاں پر ویدوں کی پیدائش کا وہی قصہ ہے جو مذکورہ بالا چھاندو گیارہ آئینہ کے منٹروں میں پایا جاتا ہے۔ یہاں پر پر جاپتی سے پر تھوی۔ انتریکش اور دو یعنی زمین۔ فضا اور آسمان تینوں عالموں کی پیدائش۔ اُن کے تپائے جانے دیا اُن پر سوچے جانے اور اُن سے اگنی۔

وایو اور سورج کے پیداکرنے کا وہی بیان ہے جو چھاندو گیارہ میں بھی ہے پھر یہاں پر بھور۔ بھویر۔ سور تینوں ویاہرتی (व्याहृती) کی پیدائش بھی بتائی گئی۔ سوامی جی کے اقتباس شدہ منتر میں اگر چہ اگنی۔ وایو اور سورج جو تپے گئے تو بھی ذرا نیچے ہی وہ دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً:-

ते देवाः प्रजापतिमब्रुवन्

”وہ دیوتے پر جاپتی سے بولے۔“

اب ہم سوامی جی سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اپنے ہی چھاپے خانے سے چھپے ہوئے شت پتھر براہمن کے خلاف کس طرح اگنی۔ وایو اور سورج کو برہمنی لقب سے ملقب کیا؟ پھر متن میں ان کے ساتھ انگرا کا نام کہاں ہے جسے آپ نے اپنے ارٹھ میں متھیا لفظ کے ساتھ پیش کیا؟ پھر متن میں ان رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کا پرکاش کیا؟ یہ جگہ کہاں ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ آپ ایک بڑے سنسکرت دان پنڈت تھے۔ یہاں تک کہ یہ کل شاستر آپ کے نوک زبان ہوئے پس صدق دل سے ایسے آسان منتر کا غلط ارٹھ کرنا آپ کے لئے ممکن نہ تھا۔ ہم کو آپ کی ایسی کارروائی کو دیکھ کر افسوس آتا ہے کہ آپ نے اِس دیش کے دھرم کے مدحارنے کے دعویٰ کرتے ہوئے محض اپنے ہٹ کو قائم کرنے کی غرض سے سچائی کو پوشیدہ کیا اور اپنے شاستروں کا غلط اور نا واجب ارٹھ کیا۔ دھرم کی بنیاد سچائی ہے۔ جھوٹ کی پیروی سے کبھی کسی قوم یا دھرم کا عروج نہیں ہو سکتا۔

منوجی کا بیان

اس امر میں منوجی کیا کہتے ہیں وہ بھی ذرا سن لیجئے۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।

दुदोह यन्नसिद्ध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणम् ॥

دیکھو منو سنگھٹا ادھیائے ۱ شلوک ۲-۳ اس کے معنی یہ ہیں۔ برہما نے یگہ کو سدھ کرنے کی غرض سے اگنی۔ والو اور رومی (سورج) سے تینوں سنا تین رگوں۔ یجو۔ سام نام (دیدوں) کو دودھ لیا یعنی نکال لیا۔

اس شلوک سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگنی والو اور سورج سے تینوں دید نکالے گئے۔ نہ اگنی۔ والو اور سورج میں تینوں دید پر گٹ گٹے یا ڈال دیئے گئے۔ منوجی کے مطابق ان تینوں دیوتاؤں سے تینوں دیدوں کا نکالنے والا برہما ہے چھاندو گیہ اپنشد اور رشت پتھر براہمن کے مذکورہ بالا اقتباس کے مطابق نکالنے والا پر جاپتی ہے۔ ہندو شاستروں کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پر جاپتی اور برہما ایک ہی دیوتا ہے۔

لیکن سوامی دیانند نے منو سنگھٹا کے اس نہایت آسان شلوک کا عجیب ارتھ کیا۔ پر ماتما نے آدمی شری میں منشیوں (انسان) کو اپن کر کے اگنی آدمی چاروں نہر شیوں کے دوارا دید برہما کو پراپت کرائے اور اُس برہمانے۔ اگنی۔ والو۔ آدیہ اور انگریز سے رگ۔ یجو سام اور اتھرو دید کا گرہن کیا۔ دیکھو ستیا رتھ پر کاش پیٹم سولاس۔ یہ تو نہ ارتھ ہے اور نہ بھاؤ ارتھ ہے۔ یہ تو محض سوامی جی کی دل کھڑت باتیں ہیں۔ سوامی جی نے سمجھا ہو گا کہ اس میں میں سنسکرت کا جاننے والا شاید کوئی بھی نہ ہو گا سو سنسکرت متن کو اقتباس کر کے اُس کے نیچے جو چاہیں سو رکھ دیں۔ چاہے ارتھ ہو چاہے ان ارتھ ہو۔ لیکن آپ کی کارروائی تو محض وہیں چل سکتی جہاں فوجان سنسکرت کی تعلیم سے محروم رکھے جاتے خیران باتوں کو اب ہم جانے دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا اقتباسوں

کے رُو سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ:-

(۱) اگنی۔ والو اور آدیہ کو کوئی رشی یا مہرشی نہ سمجھے۔ وہ اہل ہنود کے خیال میں انسان نہیں بلکہ دیوتے ہیں۔

(۲) انگریز کا نام ان تینوں کے ساتھ نہیں آتا ہے۔ اور نہ اتھرو دید کا نام۔ انگریز شیک اہل ہنود کا ایک قدیم رشی تھا۔

(۳) اگنی۔ والو۔ آدیہ (اور انگریز) کے آتما میں دیدوں کے ظاہر کرنے کا بیان مذکورہ بالا اقتباسوں میں نہیں ہے۔

(۴) برہما جی اہل ہنود کے شاستروں کے مطابق انسان نہیں ہیں۔ اور نہ مذکورہ بالا منوجی کے بیان ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پر ماتما نے اگنی وغیرہ چاروں رشیوں کے ذریعہ سے دید برہما کو پراپت کرائے اس شلوک کا ارتھ ہرگز یہ نہیں ہے کہ برہما جی نے ان رشیوں سے چار دید گرہن کئے یا ان سے چاروں دیدیں سمجھیں۔ بلکہ اس شلوک کے مطابق برہما جی نے ان تینوں دیوتاؤں سے رگ۔ یجو۔ سام تینوں دید نکال لئے۔ یا یوں کہو کہ جس طرح گائے سے دودھ نکالتے ہیں۔ اسی طرح ان تینوں سے تینوں دید دودھ لئے۔ کیا یہ معنی مذکورہ بالا چھاندو گیہ اپنشد کے مطابق نہیں؟ دلمان پر جاپتی نے ان تینوں دیوتاؤں کے رس نکالے یہاں برہمانے ان کو دودھا۔ دھنے اور رس نکالنے میں کیا فرق ہے؟

शुभियाशुत्रकाभ्यां

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वम्

यो वै वेदांश्च प्रदिशोति तस्मै ।

دیکھو شوبیا شوتر اپنشد ادھیائے ۶ منتر ۱۸-۱ اس کے معنی جو پہلے برہما

کو پیدا کرتا ہے اور اُسے دیدوں کو دیتا ہے۔

اس خیال کے مطابق پر ماتا برہما کا پیدا کرنے والا ہے اور پر ماتا نے برہما کو دید دینے۔ سوامی جی اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پر ماتا نے برہما کے اُتار میں اگنی آدمی کے دوارا دید تھاپت کرایا۔ اس کے ثبوت میں سوامی جی نے مذکورہ بالا منوجی کا پجن اقباس کیا اور یوں دکھائی کی کوشش کی برہما جی شخص ایک طالب علم تھے چنانچہ سوامی جی فرماتے ہیں۔ اگنی۔ والو۔ روی اور انکرا سے برہما جی نے دیدوں کو پڑھا تھا۔ دیکھو رگ وید آدمی بھاشیہ۔ بھوریکا صفحہ ۲۰ (پہلا ادیشن)

ہم اہل ہندو کے شاستروں کے رو سے برہما جی کو اس طالب علمی کی حالت میں نہیں پاتے ہیں۔ اُپنشد کے خیالات کی ترقی کے ایام میں کیا پر ماتا ہی سب سے بڑا معبود قرار دیا گیا۔ سوان دنوں کے اعلیٰ خیال والے شیووں نے برہما جی کو خالق کے رتبہ سے اتار کر مخلوق کے درجہ میں ڈال دیا۔ اور اس لئے اُس کو دیدوں کے بانی قرار دینے کی نسبت پر ماتا ہی کو دیدوں کا بانی قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ انہوں نے برہما جی سے دیدوں کو بالکل چھین بھی نہیں لیا۔ بلکہ یہ قرار دیا کہ اُسی پر ماتا نے برہما جی کو دید عنایت کئے۔ نہ کہ اگنی وغیرہ سے اُس نے دیدوں کو سیکھا۔

اس خیال کے ساتھ پہلے خیال کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ پر ماتا نے برہما جی کو دید دینے۔ وسیلہ اگنی۔ والو۔ آدمیہ جس طرح کسی چیز کو نچوڑ کے اُس کا رس نکالتے ہیں۔ اُسی طرح برہما نے اگنی۔ والو اور آدمیہ کو نچوڑ کے اُن کا رس نکالا۔ نہ کہ جس طرح طالب علم کسی استاد سے علم حاصل کرتا ہے۔ مذکورہ بالا چھاندو گیتہ اُپنشد اور شت پتھ براہمن میں پرچاپتی (عرف موجودہ برہما) کا رتبہ

اگنی والو اور آدمیہ سے کہیں بڑھ کر دکھایا گیا۔ شت پتھ کی اُسی جگہ پر جہاں سے سوامی جی نے اقباس کیا۔ پرچاپتی کو تین لوگوں یعنی آسمان زمین اور فضا کا خالق کہا ہے۔ پھر وہ ان تین لوگوں سے اگنی والو اور آدمیہ کو (چھاندو گیتہ کے مطابق) بطور رس نکالتا ہے سو پرچاپتی تو کسی صورت سے اگنی۔ والو اور آدمیہ کا طالب علم نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر رس نکالنے کے معنی تحصیل علم ہوں۔ تو پرچاپتی کے پہلے گرد تین لوگ دے یعنی آسمان زمین اور فضا ہونے چاہئیں اس نے پیدا کیا (کیونکہ اُس نے پہلے انہیں کے رس نکالے۔ پھر رس کے معنی اس حساب سے ودیا یا علم ہونا چاہئے۔ سو پرچاپتی نے مذکورہ بالا تین لوگوں سے جو ودیا میں حاصل کیں۔ اُن ودیاؤں کے نام اگنی والو اور آدمیہ ہیں۔ پھر ان ودیاؤں کی اُس نے طالب علمی کی اور ان ودیاؤں سے رگ۔ یجو۔ سام تین اور ودیا میں سیکھیں۔ اس تشریح کے مطابق اگنی۔ والو۔ آدمیہ۔ ودیا چھڑتے ہیں۔ نہ کہ رشی۔ واہ عجیب تشریح!! ہم اب اگنی۔ والو۔ آدمیہ کو چھوڑ کے آگے بڑھتے ہیں۔

مہت کی سائنس سے دیدوں کی پیدائش

स यथा आदौ धामेरेभ्याहितस्य पृथग् धूमाः विनिश्चरन्ति
एवं वा ऽ अरे ऽ स्य महतो भूतस्य निश्चसितमेतद् यद्
ऋग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदो ऽथर्वो गिरसः इतिहासः
पुराणं विद्या उपनिषदः श्लोकाः सूत्राणि अनुव्याख्यानाणि
व्याख्यानाणि अस्यैव एतानि सर्वाणि निश्चसितानि ।

دیکھو شت پتھ براہمن۔ کاندھ ۱۔ پرچاپک ۴۔ براہمن ۴۔ کاندھ ۱۰۔
شت پتھ براہمن کے چودھویں کاندھ کو بردارنیاک اُپنشد کہتے ہیں۔ سوامی منتر

کو برہدار نیاک میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں:-

”جس طرح گیلی لکڑی کی آگ سے مختلف قسم کے دھوئیں نکلتے ہیں اسی طرح اس خلقت کے مہت یا بڑے کی سانس یہ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھرو وید۔ ائگرس۔ اٹھاس پران وید۔ اپنشد رتلوک رستو۔ اودیا کھیان۔ ویا کھیان ہے۔ یہ سب اس کی سانس ہیں“

اس کے مطابق نہ صرف وید منتر بلکہ اٹھاس پران اپنشد وغیرہ بھی اس مہت کی سانس ہے یعنی اس سے نکلتے۔

سوامی دیانند نے اس منتر کے اقتباس کرنے میں بڑی چالاکی کی انہوں نے اس منتر کے محض ایک جُز کو اقتباس کیا جیسے ”اتھرو وائگرس“۔ لفظ پر ختم کر دیا اور گے ”اتیاوی“ یعنی دیگر لفظ ڈال کر اٹھاس پران وغیرہ کو اس ”وغیرہ“ کے آڑ میں چھپا دیا تاکہ سچائی بھی قائم رہے اور مطلب بھی برآئے سوامی جی کا اقتباس یہ ہے:-

एवं वा अरे ऽस्य महतो भूतस्य निष्कसितमेतद्

यद् भ्रुवन्को यदुक्तेदः सामवेदो ऽथर्वगिरसः इत्यादि ।

دیکھو رگ وید اوی بھاشیہ۔ جھوکا صفحہ ۱۰۔

پرجاپتی۔ واپا۔ برہما۔ گائیتری۔ سرسوتی اور وشنو
سے ویدوں کی پیدائش

प्रजापते वै पतानि श्रमध्वनि यद् वेदः ।

دیکھو تیسرے براہمن ۳: ۱۰: ۱۔ اس کے معنی وید پرجاپتی کی ڈاڑھی

ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک مجازی بیان ہے یعنی جس طرح ڈاڑھی کے بال اُٹکتے ہیں۔ اُسی طرح وید پرجاپتی سے نکلتے ہیں۔

वाग्वार प्रथमजा भूतस्य वेदानां माता अमृतस्य नाभिः ।

دیکھو تیسرے براہمن ۲: ۸: ۵۔ معنی ”واپا (یعنی زبان) بے زوال ہے۔ ریت کی پلو بھی ہے۔ ویدوں کی ماں ہے۔ غیر فانیّت کی ناف ہے“ اس خیال کے مطابق واپا ویدوں کی ماں ہے۔ یعنی وید زبان یا کلام سے پیدا ہوئے۔

कदाचिपू ष्यायतः अष्टुर्वेदाः आसंश चतुर्मुखात् ।

कथं अस्याम्यहं लोकान् समवेतान् यथापुरा ।

ऋग् यजुः सामाथर्वीत्यान् वेदान् पूर्वादिभिर्मुखैः ।

शस्त्रम इत्यां स्तुतिस्तोमं प्रायश्चित्तं व्याधात् क्रमात् ।

معنی ”کسی موقع پر دھیان کرتے ہوئے پیدا کرنے والے کے چار منہ سے وید پیدا ہوئے (جب وہ سوچ رہا تھا کہ) کس طرح میں پہلے کی مانند ان مجموعہ عاملوں کو پیدا کر دینگا اس نے اپنے پورب وغیرہ منہوں کے وسیلہ سے رگ۔ یجور۔ سام اور اتھرو نام وید۔ اور شستر (علم جنگ) تائیش۔ لگ۔ گیت۔ پرائشچت بندرج پرجا۔ دیکھو بھاگوت پران ۱۲: ۳: ۱۳۔ ۱۲: ۳: ۱۳۔ ۱۲: ۳: ۱۳۔ یہاں پر پیدا کرنے والے سے برہما مراد ہے۔ اس کے مطابق برہما کے چار منہ سے چار وید نکلتے ہیں۔ وشنو پران میں بھی یہی بیان پایا جاتا ہے۔ اہل ہنود کا عام خیال بھی یہی ہے۔

ततोऽखण्डं वै क्षिपदां गायत्रीं वेदमातरम् ।

अकतोष चैव चतुर्वेदे वेदान् गायत्रितत्त्ववान् ।

معنی "زبرہما نے خلقت کے پیدا کرنے کے بعد دیدوں کی مالیتیں
پاؤں والی گائتری کو پیدا کیا اور گائتری سے پیدائندہ چار دیدوں کو
نبھی پیدا کیا" دیکھو ہری ونگش - شلوک ۱۱۵۱۶۔

वेदानां मातरं पश्य मत्स्थं देवीं सरस्वतीम् ।

معنی "دیدوں کی مال دیوی سرسوتی کو دیکھو جو مجھ میں رہتی ہے۔"
مہابھارت شانتی پرک ۱۲: ۹۲۔ اس کے مطابق دید سرسوتی سے
پیدا ہوئے جو اہل ہنود کے موجودہ خیال میں علم کی دیوی ہے۔

स आत्मनः स साममयः स चात्मा स यजुर्मयः ।

आग् यजुः साम सारात्मा स एवात्मा शरीरिणाम् ।

دیکھو وشلو پوران - انش ۳۰ ادھیائے ۳ - شلوک ۱۹ - جہاں سے یہ
شلوک اقتباس کیا گیا وہاں پیر برہما اور وشنو کو ہم وجود قرار دیا گیا۔
اس شلوک کے معنی یہ ہیں :-

"وہ رک مٹے ہے۔ سام مٹے ہے۔ آتما بھی ہے پھر مٹے ہے۔ ۵۰ رگ بچو۔
سام کا سار (عرق) آتما ہے۔ اور وہی جسم رکھنے والوں کا آتما ہے۔"
مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ہی رگ بچو۔ سام۔ دید ہے۔ وہ ہی ان
دیدوں کا عرق اور آتما ہے۔ اس خیال میں ہمہ دستی تعلیم کی بولپائی جاتی ہے۔

اقتباسوں کا خلاصہ

دیدوں کی اُپتتی یا پیدائش کی بابت: دہی اقتباس پیش کئے جاسکتے
ہیں۔ لیکن اس مضمون کے لئے اتنے ہی بس ہیں۔ مذکورہ بالا اقتباسوں
کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ وید پرش کی قربانی سے پیدا ہوئے۔

۲۔ وید سکبھ سے نکالے گئے۔

۳۔ وید اندر سے پیدا ہوئے۔

۴۔ وید کال سے پیدا ہوئے۔

۵۔ وید یگ کے اچھشٹ سے پیدا ہوئے۔

۶۔ پر جاپتی (زبرہما نے) اتنی دایلو اور آدیتہ سے وید نکالے۔

۷۔ برہما کے خالق نے برہما کو وید دیئے۔

۸۔ بہت سے دید سائنس کی طرح نکلے۔

۹۔ وید پر جاپتی سے (اُس کی ڈاڑھی کے بال کی طرح) نکلے۔

۱۰۔ وید وچا سے پیدا ہوئے۔

۱۱۔ وید برہما کے چار منہ سے نکلے۔

۱۲۔ وید گائتری سے پیدا کئے گئے۔

۱۳۔ وید سرسوتی دیوی سے پیدا ہوئے۔

۱۴۔ برہمایا وشنو آپ دید ہے۔

ان خیالوں سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں :-

(۱) ویدک زمانے کے بعد کے رشی لوگوں نے ویدوں کی اُپتتی کی بابت جستجو تو
کی پر وہ کبھی متفق الٹے نہیں ہوئے۔ کوئی کچھ قیاس کرتے تھے اور کوئی کچھ
جب گواہوں میں اتفاق نہیں ہے تو دعویٰ پائے ثبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔
لہذا ویدوں کی اُپتتی کی بابت ان خیالوں سے کچھ فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔

(۲) ان خیالوں میں الہام کا نام و نشان نہیں۔ ان میں سے کسی خیال میں
بھی ویدوں کے انسانی مصنف نہیں مانے گئے۔ جب کسی انسان نے ویدوں کو

حق ہے ؟

(۶) دیدوں کا ایشور کرت ہونا بھی ثابت نہیں ہوا۔ اگر پرش اور سکبھ والے منتروں سے دید ایشور کرت ٹھہرے۔ تو اُتھرو وید کے باقی منتروں سے اور دیگر شاستروں کی شہادت سے تو وید اوروں سے پیدا ہوئے جب تک ان اختلافوں کو دور نہیں کر سکتے تب تک محض دو چار منتروں کے طور سے بہت اشراف سے دیدوں کو ایشور کرت کہنے کا کیا حق ہے ؟

تمام علوم کا اپدیش بذریعہ وید

سوامی دیانند سرسوتی دیدوں کی اتیتی کی بحث میں ایک عجیب حوالہ پیش کرتے ہیں جس کو ہم بطور مذکورہ بالا بیانات کے تہمت کے طور پر یہاں درج کرتے ہیں۔

खयमूर्यायातस्वतोऽर्थान् व्यवधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ।

دیکھو یو وید اوجھائے ۴۰ - منتر ۸ (یا ایشوپنشد ۸)۔

سوامی جی اس کا ارتھیوں کرتے ہیں جو خود بخود موجود محیط کلی۔ پاک انہی بے شکل پریشور ہے وہ انہی رعایا حیوٹوں کے ہیو کی خاطر تمام علوم کا اپدیش (تلقین) بذریعہ دیدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔ دیکھو تیار تھ پرکاش۔ ساتواں مسملاس (اردو)

تمام علوم کا اپدیش بذریعہ دیدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔

نتن میں لفظ وید اور یہ جملہ کہاں ہے ؟ ہم نے اس منتر کے بہت سے ترجمہ دیکھے کلکتہ۔ بمبئی اور شمالی ہند کے کئی مشہور پڑتوں کے بھاشیوں کا ملاحظہ کیا مگر کسی پڑت کو مذکورہ بالا دیانندی جملے کی تائید کرتے نہ پایا پڑت لوگ تائید کریں کہاں سے جب یہ جملہ متن میں ہے ہی نہیں ؟ سوامی جی نے یہاں پر

تصنیف ہی نہیں کیا تو الہام کس کو ہوا ؟ سوال مختلف خیالوں پر بھروسہ کر کے دیدوں کو الہامی کہنا نامناسب ہے ؟

(۷) جب جس دیوتا کی قدر بڑھ گئی۔ تب اُسی دیوتا سے وید نکالے گئے۔ ایک ہی سنگھتایا ایک ہی براہمن کے مختلف حصوں میں جو اس امر میں مختلف رائیں نظر آتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس سنگھتایا براہمن کے یہ مختلف حصہ مختلف اشخاص یا مختلف فرقوں سے رہے گئے۔

(۸) سوامی دیانند سرسوتی نے انہی۔ والیو اور آدیتہ کو رشی اور برہماجی کو ان کے شاگرد قرار دینے کی بڑی کوشش کی پر اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جو حوالات پیش کئے۔ ان سے نہ انہی والیو۔ آدیتہ رشی ٹھہرے اور نہ ان کے آتما میں ویدوں کا پرکاش کیا جانا ہی ثابت ہوا اور نہ برہماجی ہی ان کے شاگرد بنے۔

(۹) رگ۔ یجور اور سام سنگھتاؤں سے اُتھرو وید کی بابت کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی اور نہ براہمن تصنیفات کے قدیم حصوں ہی سے رشتہ۔ پتہ۔ براہمن اور چھاند وگیدہ اپنشد کے تیارنے والے منتروں میں اُتھرو انگرس کا نام و نشان نہیں اور نہ منوسمتری کے اقتباس شدہ شلوک ہی ہیں رشتہ پتہ براہمن کے سانس والے منتر میں بے شک اُتھرو انگرس کا نام ہے۔ پر ساتھ ہی ساتھ اور بھی بہت سی تصنیفات کے نام ہیں جنہیں اہل ہنود وشرقی تصنیفات میں شمار نہیں کرتے ہیں لہذا رشتہ پتہ براہمن کا یہ حصہ مابعد کے زمانے کی تصنیف معلوم ہوتا ہے۔ اس کو اُتھرو وید کی تائید میں پیش کرنا اور نہ کرنا یکساں ہے۔ پھر اگر اس منتر سے اُتھرو وید پر مائتہ سے سانس کی طرح نکلا ہوا ثابت ہو۔ تو اتہاس پر ان وغیرہ بھی جو اُسی سے سانس کی طرح نکلے ہوئے کہے گئے اُتھرو وید کے ہم رتبہ ہوں گے۔ اگر آپ ان تصنیفات کو ایشور کرت نہیں مانتے ہیں۔ تو آپ کو اُتھرو وید کو ایشور کرت مانتے کا کیا

پورا منتر آتھاس بھی نہیں کیا۔ پورا منتر یہ ہے:-

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्त्राविंशुद्धमपापविद्धम् ।
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधा-
च्छ्वाश्वतीभ्याः समाम्यः ॥

شکر اچار یہ کے بھاشیہ کے مطابق اس کا بھاشا رتھ یہ ہے:-

वह (अर्थः परमात्मा) सर्वव्यापी, ज्योतिर्मय, काया-

रहित, मकरहित, शिरारहित, शुद्ध, पापरहित है । वह

सर्वदर्शी, मनका नियन्ता, सबके ऊपर और स्वयम्भू है ।

वह सर्वकाल में सनातन (प्रजाओं के भोग निमित्त)

यथाभूत कर्म साधन से अर्थों को विधान करता हुआ है ।

اور وہیں اس کے معنی یہ ہیں:- وہ (پرما آتما) سب بیا پاک۔ نورانی۔

بغیر جسم۔ بے رگ و ریشہ پاک۔ بے گناہ ہے۔ وہ سب کا دیکھنے والا۔

کا چلانے والا۔ سب کے اوپر اور خود ہست ہے۔ وہ ہر زمانے میں قدیم

(سچاؤں کے بھوک کے لئے) جو پدارتھ جس کے جس لائق ہے اسی طرح

اُس کو دیتا ہوا ہے۔ اس معنی کا مقابلہ کر و پنڈت جوالا پرشاد بشر کے تحریر

بھاشیہ سے۔ دیکھو پنڈت جی کا تحریر وید صفحہ ۱۳۹۲۔ اور دیکھو پنڈت پیتامبر جی

کا ایشوریشد بھاشیہ۔

اب بتائیے تمام علوم کا پیدائش بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ

پر کرتا ہے، سوامی جی نے اس جملے کو کہاں سے برپا کیا؟ ہم آپ کی پنڈتانی

میں شک نہیں کرتے ہیں۔ پر آپ کی چترانی کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔

ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض

سوامی جی ستیا رتھ پرکاش میں ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض کی نسبت فرماتے ہیں:- جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کر کے اُن کی بہتری چاہتے ہیں اسی طرح پرما آتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کر کے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان اوڈیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر وڈیا وگیان کے آفتاب کو پا کر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہیں اور وڈیا اور کجوں کو بڑھاتے جاویں۔ دیکھو سا تو اں سہاس (اردو)۔

اگر سوامی جی کا کہنا سچ ہو۔ تو جس وقت وید ظاہر کئے گئے۔ اس وقت ”انسان اوڈیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے“ چھوٹے ہوئے نہ تھے اور نہ وہ وڈیا وگیان کے آفتاب کو پا کر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہتے تھے۔ پس ویدوں کے ظہور کا زمانہ سوامی جی کے محاورہ میں ”اوڈیا اندھکا بھرم جال“ یا منترجم کے محاورہ میں ”اوڈیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے“ میں مبتلا تھا۔

سوامی جی پہلے کہتے کہ ”پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرما آتما نے اگنی۔ والو۔ آدیہ اور انگریشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا“ پس اُن کے خیال میں ویدوں کے ظہور کا زمانہ سریشی کی آدمی یعنی پیدائش کا شروع تھا۔ لہذا سریشی کی آدمی ہی میں انسان اوڈیا اندھکا بھرم جال میں پھنسے ہوئے تھے جس سے نکال کر اُن کو وڈیا وگیان کے آفتاب کو حاصل کرنا ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض تھی۔

اب تمہاریسہ۔ کہ اگر سریشی کی آدمی میں اوڈیا تھی تو لازم آتا ہے کہ باپ بھی

تھا اور اُس وقت کے برہمن لوگ سب پانی اور گیانی تھے۔ چنانچہ سوامی جی دوسرے مقام پر ایک سوال کر کے اُس کا جواب دیتے ہیں۔ سوال۔ اُن چاروں ہی دینی اُتھی۔ والو۔ آدیتہ۔ اور انگریزوں میں ویدوں کو ظاہر کیا اور وہیں نہیں۔ اس سے ایشور رعایت کا لزوم ٹھہرتا ہے۔ جواب۔ وہی چار سب جیوں سے زیادہ تر پاک آتما تھے دوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اِس لئے پاک علم کا اظہار انہیں کے باطن میں کیا۔ سوامی جی کے اس جواب سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرشٹی کی آدمی میں کوئی بھی کامل پاک نہیں تھا۔ یہ چاروں برہمنی محض اُوروں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔

اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق سرشٹی کا ابتدائی زمانہ ایک نہایت پاک اور کامل زمانہ تھا۔ جسے وہ سیتہ بگ کہتے ہیں۔ اُن کے خیال میں اُس زمانے کے برہمنی لوگ ایسے گیانی تھے۔ کہ ہر شے کو جانتے تھے اور ایسے پاک تھے کہ بالکل بیگناہ تصور کئے جاتے تھے۔ اُن کے اس خیال کی بنیاد کیا ہے اس سوال کا اٹھانا ہمارے اس مضمون کی غرض نہیں۔ لیکن اگر سوامی دیانند کا قول مان لیا جائے تو اہل ہنود کا سیتہ بگ کا فوہو جاتا ہے۔ اور سرشٹی کے ابتدائی زمانے کے برہمنی لوگ سب کے سب گیانی اور اچوتھرتے ہیں۔

سرشٹی کی آدمی میں پاپ کا ہونا ایک عجیب بات ہے۔ یہودی مسیح یا محمدی جو شیطان کے وجود کے قائل ہیں۔ وہ بھی خلقت کی پیدائش کے شروع میں گناہ کا ہونا نہیں مانتے ہیں اُنکے خیال میں شیطان بھی ابتدا میں شیطان نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک پاک فرشتہ تھا جو نیچے بوجہ نافرمانی کے گناہ گار بن گیا۔ آدم بھی پہلے گناہ گار نہ تھا نیچے گناہ گار ہوا۔ اسی لئے جب خلقت وجود میں آئی اور دنیا کی ساری چیزیں تیار ہو گئیں تب اُس وقت کی بابت لکھا ہے کہ خدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا

لفظی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے (دیکھو سیدائش کی کتاب ۱: ۳۱) شاید اسی خیال کے مطابق اہل ہنود بھی سرشٹی کی آدمی میں ایک پاک زمانے کا خیال کرتے ہیں۔ جسے وہ سیتہ بگ کہتے ہیں۔

سو ممتا یہ ہے کہ اُس پاک زمانے میں اگر آدمی اندھکار موجود تھا۔ تو وہ زمانہ پاک نہیں کہلایا جاسکتا ہے۔ اور اگر اُس زمانے میں آدمی موجود نہیں تھی۔ تو کونسی آدمی کو دور کرنے کے لئے اُس وقت وید ظاہر کئے گئے؟

معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر سوامی جی نے بھول سے اپنے پُرانے گرو سوامی شنکر اچاریہ کی تائید کی اور ویدانتی اصول کی پیروی میں یہ بات بکھ بیٹھے۔ سوامی جی نے مرتے دم تک دش نامیوں کا سرسوتی لقب نہیں چھوڑا۔ پس غالباً دل میں بھی کچھ نہ کچھ ویدانتی خیال رکھتے ہی ہوئے۔ اسی لئے جب یہاں پر ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض لکھنے لگے تو آپ سے آپ ویدانتی الفاظ نکل پڑے۔ نہیں تو سرشٹی کی آدمی میں آپ نے آدمی اندھکار بھرم جال کو کہاں سے معلوم کیا؟ آپ اگر آدمی کو مانتے ہیں تو اُسے پورے ویدانتی کی طرح مان لیجئے۔ جسکے مطابق نہ سرشٹی ہے اور نہ سرشٹی کی آدمی ہی ہے۔ اگر کچھ ہے تو ازل گیانی ہے۔ ایشور اور جیویا اور آدمی میں معکوس برہم ہے جس طرح رسی میں سانپ کا وہم ہوتا ہے اسی طرح برہم میں جگت کا وہم ہو رہا ہے۔ جب جگت نہیں تو اُس جگت کی سرشٹی کیا ہے؟ اُس ہی سرشٹی کی آدمی میں ویدوں کا ظہور کیا ہے؟

وید اور دنیا کی پیدائش کا زمانہ

اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق جگت بار بار پیدا اور ناش ہوتا رہتا ہے۔ برہما جی جب تک جاگتے رہتے ہیں جگت موجود رہتا ہے۔ برہما جی جب تک سوتے رہتے ہیں

جگت بھی صفحہ ہستی سے ہٹا ہوا رہتا ہے ہستی کی حالت کو پر لے بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح بیشمار مرتبہ جگت پیدا ہوا اور بے شمار مرتبہ ناس ہو گیا ہے جگت کی موجودگی یا برہما کے جاننے کی حالت کو براہم دن یعنی برہما کا دن کہتے ہیں۔ جگت کی ناموجودگی یا برہما کے سونے کی حالت کو براہم رات یعنی برہما کی رات کہتے ہیں۔ برہما کا ایک دن اور ایک رات ہلا کر ایک کلیپ ہوتا ہے۔

برہما کے ایک دن میں چودہ منو حکومت کرتے ہیں۔ ہر منو کے تحت نشین ہونے کے وقت دنیا پر بڑی بڑی آفتیں آتی ہیں۔ اُس وقت کو منوتر یعنی منو پلئے کا وقت کہتے ہیں جب سے موجودہ جگت رچا گیا تب سے چھ منو گزر چکے۔ اب تو ان منوجس کا نام اوٹوٹ منو ہے سلطنت کر رہا ہے اور اُس کی سلطنت کا بھی اوصاف وقت گزر چکا۔ سو اس جگت کے فنا ہونے میں ابھی ساڑھے سات منو باقی ہیں۔

سوامی جی کے رگ وید آدمی بھاشیہ بھو برما کے مطابق ۱۴۲۰۰۰ برس ہیں ایک بیتریگ ہوتا ہے۔ ۱۲۹۹۰۰ برس ہیں ایک تریاگ ہوتا ہے۔ ۴۴۰۰۰ برس میں ایک دو اریگ ہوتا ہے اور ۳۲۰۰۰ برس میں ایک گلیگ ہوتا ہے۔ ان چاروں گلوں کے ۳۲۰۰۰ برس ہوتے ہیں۔ ایسے ۱۶ چار یگوں کا یعنی ۳۰۶۴۰۰ برسوں کا ایک منوتر ہوتا ہے اس کو ۱۴ سے ضرب دو تو چودہ منو کی حکومت یا برہما کا ایک دن ۴۰۸۰۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ اتنے بڑے برسوں کی رات ہوتی ہے سو ایک کلیپ ۸۵۸۸۰۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ پنڈت رام کنول ویدیا نکار پر کرتی و او نام بنگالی لغت میں ایک براہم دن ۳۲۰۰۰۰۰۰ برسوں کا بتاتے ہیں سو ان کے مطابق ایک کلیپ ۸۵۸۸۰۰۰۰ برسوں کا ہوتا ہے۔ دونوں پنڈتوں کے اختلاف کی وجہ دریافت کرنا اس مضمون کی غرض نہیں۔

سوامی دیانند ویدوں کی اپنی جگت کی اپنی کے ساتھ ہی ساتھ بتاتے ہیں سو جس سال سوامی جی نے رگ وید آدمی بھاشیہ بھو برما تصنیف کی اُس سال تک چھ منو کے

۱۸۴۰۰۰۰۰ برس تو گزری گئے تھے دیو سوت کے بھی ۱۲۰۵۳۲۹۶۷ برس ہو چکا تھا۔ سو ان کے خیال میں اُس سال تک جگت اور ویدوں کی اپنی میں ۱۸۴۰۰۰۰۰ برس ہو چکا تھا۔ ۱۲۰۵۳۲۹۶۷ = ۱۹۶۰۸۵۲۹۶۷ برس گزر گئے تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ سوامی جی کی یہ تعلیم ویدک تعلیم ہے یا غیر ویدک؟ کیا وید منتروں سے سوامی جی چودہ منو اور چار یگ ثابت کر سکتے ہیں؟ وید منتروں میں براہم دن اور براہم رات نری کہاں؟ اگر ہیں تو سوامی جی نے اس مسئلہ کے ثبوت میں کوئی وید منتر کیوں نہیں پیش کیا؟ یہاں پر سوامی جی کو وید منتروں کو چھوڑ کر منو سمرتی اور سور یہ سہ سہت وغیرہ کی پناہ لیتے دیکھ کر کم افسوس آتا ہے۔

آپ کہیں گے کہ جس حال ویدان منتروں اور یگوں سے پیشتر موجود تھے تو ویدیں ان باتوں کا ذکر کس طرح آسکتا ہے؟ یہ تو پیچھے کی باتیں ہیں۔

اس کے جواب میں ہم پوچھتے ہیں کہ جب آپ کے خیال میں تمام علوم کا اپدیش ویدوں کے ذریعہ دیا گیا تو اس علم کا اپدیش کیوں نہیں دیا گیا؟ کم از کم پیشینگوئی کے رُوسے تو ایسی باتوں کی تعلیم دی جاسکتی تھی۔ ویداس امر میں خاموش کیوں ہیں؟ برعکس اسکے بائبل کو دیکھو سینکڑوں برس پیشتر کننی باتوں کی پیشینگوئی کی گئی جو بالعد کے زمانے کی تواریخ میں پوری ہو گئی اور اب بھی پوری ہو رہی ہے۔ اگر وید کل علم کا چشمہ ہے تو اُس میں زمانوں کی تعداد کیوں نہیں بتائی گئی؟ پھر آپ کے خیال میں جگت تو محض ایک ہی دفعہ پیدا نہیں ہوا آپ کے خیال میں جگت بار بار پیدا و نیست ہوتا ہے؟ جب اس کے لئے سلسلہ مقرر ہے اور وید بھی اس سلسلہ سے باہر نہیں ہیں تو اس میں معنوں کا ویدوں سے چھوٹ جانا بڑی تعجب کی بات ہے۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ سلومی جی نے جس غیر ویدک مذہب کی تردید کی۔ یہاں پر اُسی غیر ویدک مذہب کی پناہ لی!۔

کیا جگت اور ویدوں کی آپتی ایک ساتھ ہونا ممکن ہے؟

خیر یہ ویدک مسئلہ ہوا غیر ویدک ہو۔ دیکھنا چاہئے کہ اس مسئلے کو عقل تسلیم کرتی ہے یا نہیں؟ ہم یہاں پر مذکورہ بالا ہندسوں پر بحث نہیں کریں گے جگت کی پیدائش میں کتنے برس گزر گئے یا کتنے منو مترا ہو چکے۔ ان باتوں سے ہمارا کچھ واسطہ نہیں۔ اہل ہند نے جگت کی عمر کی بابت جو کچھ خیال کیا اُسے اگر ادھی بڑھاکے لکھتے تو ان کو کوئی زبردستی کہہ نہ سکتے ہندسوں اور صفوں کا ملانا ان کے اپنے ہی اختیار میں تھا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ جگت اور ویدوں کی آپتی ایک ساتھ ہونا ممکن ہے یا نہیں؟ وید تو چار کتابیں ہیں۔ یا یوں کہو کہ وید تو بہت سے منتروں کے چار مجموعہ ہیں جب جگت کی آپتی ہوتی تو کیا عین اُسی وقت بغیر فاصلہ زمانے کے ان منتروں کی بھی آپتی ہوتی؟

اگر دونوں ساتھ ساتھ پیدا ہوئے ہوں تو وید منتروں میں جگت یا جگت کی چیزوں کا ذکر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جب تک جگت اور ویدوں میں زمانے کا فاصلہ نہ ہو جب تک ان میں تقدم اور تاخر Priority and Posteriority کا تعلق نہ ہو۔ وید منتروں میں جگت یا جگت کی چیزوں کا ذکر نہیں آ سکتا ہے۔ فرض کرو کہ جس وقت ملکہ وکٹوریہ پیدا ہوئی ٹھیک اُسی وقت کسی نے ایک تواریخ انگلشیہ لکھی کیا اُس تواریخ میں ملکہ وکٹوریہ کی سوانح عمری اور احوال حکومت آ سکتے ہیں؟ اُس تواریخ میں وکٹوریہ سے پہلے زمانے کے واقعات تو لکھے جاسکتے ہیں مگر ان کی پیدائش سے بیکر مابعد کے زمانے کے واقعات نہیں لکھے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح جس وقت جگت کی پیدائش ہوئی اگر عین اُسی وقت وید ظاہر کئے گئے ہوں تو جگت کی پیدائش کے مابعد کے واقعات اور جگت کی چیزوں کا بیان ویدوں میں کس طرح آ سکتا ہے؟ ناظرین اگر اپنی آنکھوں سے

ویدوں کا ملاحظہ کریں گے تو دیکھیں گے کہ وید منتروں میں چاند سورج۔ آگ ہوا۔ دریا پہاڑ جنگل درخت چرند۔ پرند۔ کیڑے۔ مکڑے قریب کل فطری چیزوں کا ذکر ہے۔ اگر جگت اور وید ایک ساتھ Simultaneously پیدا ہوئے۔ تو وید منتروں میں ان فطری چیزوں کا ذکر کس طرح آیا؟ پھر وید منتروں میں غیر آریہ قوموں کو شکست دیکر آریہوں کے اس ملک میں آباد ہونے کے بہت سے ثبوت ملتے ہیں۔ وید منتروں میں غیر آریہ لوگ نہ سب کو کہلاتے ہیں۔ اگر جگت کی آپتی کے وقت ویدوں کی بھی آپتی ہوئی ہے تو وید منتروں میں آریہ اور ویدوں کے جنگ و جدل کا ذکر کس طرح آیا؟ وید منتروں میں کتنے ریشیوں کے نام اور ان کی دینی اور دنیاوی ریت و رسم وغیرہ کا ذکر ہے۔ اگر وید ان کی موجودگی کے بعد موجود نہیں ہوتے تو ان کا بیان وید میں کس طرح آیا؟ سوامی جی جن چاروں ریشیوں کے آتما میں یوں کے ظاہر کئے جانے کا بیان کرتے ہیں وہ شی لوگ تو ضرور ویدوں کی آپتی کے وقت موجود تھے؟ پس تقدم اور تاخر کے لحاظ سے یہ رشی لوگ ویدوں سے پہلے ہوئے۔ ان ریشیوں کو آپ جگت کے باشندہ ہی ملتے ہونگے پس تقدم اور تاخر کے لحاظ سے جگت ان ریشیوں سے پہلے موجود تھا۔ اب دیکھئے اس دلیل کے مطابق پہلے جگت۔ اُسکے بعد رشی لوگ اور ان کے بعد وید منتروں کا ظہور آتا ہے۔ پس آپ کس طرح جگت اور ویدوں کی آپتی ایک ساتھ مان سکتے ہیں اور دونوں کی عمر ایک ہی بتاتے ہیں۔

کیا رشی لوگ منتروں کے محض ارتھ دیکھنے والے اور معنی ظاہر کرنے والے تھے؟

خیر رشی کی اُدی میں وید پرگت ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ سوامی جی ویدوں کو ایشور کرت مانتے ہیں اور جن ریشیوں کے نام وید منتروں کی اکثری میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو محض

منتروں کے ارکھ دیکھنے والے اور ان کے معنی ظاہر کرنے والے قرار دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ریشیوں کو منتر کرتا یعنی منتروں کے بنانے والے بتلا دیں ان کو متھیا وادی چھیں "دیکھو ستیارتھ پرکاش سا نوال سلا س ہندی میں اس فتویٰ کے مطابق تمام مغربی تعلیم یافتہ ویدک عالم جو ٹھٹھے تھرتے ہیں اور شاید بعض ریشی بھی جنہوں نے وید منتروں کے پڑھنے والے ہونے کا دعویٰ کیا متھیا وادی ٹھٹھے گئے۔

وید منتروں کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وید منتر جو ریشیوں کی دُعا و ستائش ہیں۔ یہ دُعا و ستائش کن کی زبان سے نکلیں؟ سوامی جی فرماتے ہیں کہ وید پریشور وکت ہیں "یعنی پریشور کے کہے ہوئے ہیں۔ اگر وید پریشور کے کہے ہوئے ہیں تو وید منتروں کی صورت متونی اور پراختنا کی صورت کیوں ہے؟ میں جب کسی سے کچھ پر رختنا کرتا ہوں یا کسی کی شکر گزاری میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ تو اس پر رختنا۔ شکر گزاری اور تعریف کا کہنے والا میں جس یا کوئی اور ہے؟ منتر میں ہوں۔ اگر وید پریشور کے کہے ہوئے ہیں تو وید منتروں میں متونی۔ پر رختنا وغیرہ انسان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں کیوں نظر آتی ہیں؟ اگر ریشی لوگ منتر کرتے نہیں۔ تو ان منتروں کی صورت انسانی دُعا یا ستائش کی صورت کیوں ہے؟

آپ کہیں گے کہ کیا کوئی دوسرے کے الفاظ میں دُعا نہیں مانگتا۔ دوسرے کے بنائے ہوئے گیت نہیں گاتا؟ سچ ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہم جنس انسان ہم جنس انسان کے دل کے سانچے میں اپنے کو ڈھال کر دوسرے کے الفاظ میں دُعا بھی مانگ سکتا اور دوسرے کے بنائے ہوئے گیت بھی گا سکتا ہے۔ پر خدا کسی سے دُعا مانگنے کی حاجت نہیں رکھتا۔ سو ہم خدا کے الفاظ میں دُعا نہیں مانگ سکتے۔ یہی طرح خدا کسی کی ستائش نہیں کر سکتا ہے۔ سو ہم خدا کے لفظوں میں خدا کی ستائش بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر وید منتروں کے بانی ریشی لوگ ہوں۔ اور وید منتروں کا بانی محض ایشور جو کوہنا پڑ گیا کہ ایشور آپ ہی آپ سے دُعا مانگتا اور آپ ہی اپنی ستائش کرتا ہے۔

آپ کہیں گے کہ کیا مال باپ بچوں کو مانگنا نہیں سیکھاتے۔ ہاں سیکھاتے۔ پر جو الفاظ بچوں کے منہ میں ڈالتے ہیں وہ الفاظ بچوں ہی کے الفاظ ہیں۔ اور پھر یہ بھی ایک خاص حالت میں ہو کر رہتا ہے۔ یعنی بچے جب تک بچے رہتے ہیں اور اپنی طرف سے لوٹنا نہیں جانتے ہیں جب بچے بولنا سیکھتے اور اپنی حاجت محسوس کرتے تب آپ سے آپ مانگنے لگ جاتے ہیں اور انہی حالت میں ان کا مانگنا بھی مانگنا لقب سے ملقب ہو سکتا ہے۔ دوسرے کا سکھایا ہوا مانگنا اپنی حاجت کے محسوس کے بغیر تو محض طرے کی بولی ہے؟ ہم ان قدیم بزرگوں کی اس قدر بے قدری نہیں کر سکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ویدک ریشیوں نے جو دعائیں مانگیں یا ستائش کے گیت گائے سوائے دل سے خود بخود مانگیں اور گائے۔ ان دعاؤں کے مانگنے والے اور گیتوں کے گانے والے ریشیوں کو بے عقل اور بے سمجھ طرے کی طرح سمجھ لینا ان کی اولاد کیلئے نہایت بے ادبی ہے۔ پر انسو یہ ہے کہ سوامی دیانند نے اگر جاندار طرے ہی ان کی تشبیہ دی ہوئی تو بھی ریشیوں کی کچھ عزت باقی رہتی لیکن سوامی جی نے قدیم ویدک ریشیوں کو تباہ یا کاٹھ کی پوتلی کی طرح خود مختاری سے خالی قرار دیا۔ سوامی جی فرماتے ہیں:-

"جیسے دادتر کو کوئی بجا دے یا کاٹھ کی پوتلی کو خشتا کرادے اسی پر کارا ایشور نے ان کو نسبت مارتز کیا تاکہ ان کے گیان سے ویدوں کی اُپنتی نہیں ہوتی" دیکھو رنگ بد آدھی ہاشیہ صفحہ ۱۸۱ مین اول صفحہ ۲۱ اسے معنی یہ ہیں۔ "جیسے بلیہ کو کوئی بجا دے یا کاٹھ کی پوتلی کو کوئی حرکت کرادے۔ اسی طرح ایشور نے ان کو محض ذریعہ بنایا تھا۔"

اب اس خیال کے مطابق بے جان جڑ و ستو اور ان زندہ گیان والی ریشیوں میں کیا

بھگ ویدادی ہاشیہ جو ہما کے اردو ترجمہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ترجمہ صاحب نے سوامی جی کی باہر اور کاٹھ کی پوتلی کی مثال کو بالکل اڑا دیا اور اپنی طرف سے ایک فنٹ نوٹ میں یوں لکھا کہ جو الہام ایشور نے ان کے سینہ میں دیا۔ اس کے سمجھنے کی طاقت ان میں موجود تھی۔ دیکھو صفحہ ۱۸۲ جو کوئی عیسائیوں کے مسئلہ الہام سے واقف ہیں وہ صاف سمجھ لیں کہ ترجمہ صاحب نے اپنے اس خیال کو عیسائیوں سے حاصل کیا۔ اگر سوامی جی کی تعلیم میں یہ خیال موجود ہو تو وہ باہر یا کاٹھ کی پوتلی کے ساتھ ان ریشیوں کی تشبیہ نہ دیتے؟

فرق ہے؛ اے اہل ہنود اے اہل ہنود جن قدیم رشیوں کے گیان کا تم فرکیا کرتے ہو وہ تو محض باجہ یا کاٹھ کی پوتلی تھے، اویدوہ یا کے ظاہر کرنے میں ان کا گیان اپنی طرف سے مطلق حرکت نہیں کرتا؛ اگر یہی حال ہے تو ویدوہ یا کو رشیوں کے ذریعہ سے ظاہر کئے بغیر کسی بے جان یا مادی شے کے ذریعہ سے ظاہر کرنے میں بھی کچھ ہرج نہ ہوتا۔

ایسے مسئلہ میں ہمارا خیال بالکل متفرق ہے بائبل کے مصنف خدا کی مچائی اور خدا کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ خدا کی روح کی تاثیر سے غلطی سے غمخوار کئے جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کی خود مختاری بھی قائم رہتی ہے۔ خود مختاری شخصیت کی لازمی خاصیت ہے۔ خدا سے مدد پانا۔ خدا کا کشف حاصل کرنا یا خدا کی روح کی ہدایت سے کچھ لکھنا یا کرنا۔ خدا کے تابع رہنا اور اطاعت کرنا ان تمام باتوں میں خود مختاری کو کھود دینے ہی کی کچھ ضرورت ہے سو بائبل کے مصنف اگرچہ خدا کی روح کی ہدایت و رہنمائی سے لکھتے تھے۔ تو بھی جو کچھ لکھتے تھے اپنی کامل آزادی اور خود مختاری سے لکھتے تھے اسی کا نام الہام ہے۔ الہام یہ نہیں کہ خود مختار انسان کا ٹھکانہ پوتلی بن جائے جو کچھ بولے یا لکھے یا دوسرے کو سکھائے اس میں اس کی اپنی روحانی اور ذہنی قوتیں بالکل بے حس و بے حرکت رہیں لیکن سوامی جی لاچار ہیں۔ اگر آپ رشیوں کی آزادی و خود مختاری وغیرہ انسانی ذات کے لازمی وصفوں کو مان لیں تو دہرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کسی معنی میں بھی لوگ رشیوں کو مقرر کرنا خیال کرنے لگ جائیں۔

رشی لوگ آپ منتر بناتے تھے

اب ہم دکھائیں گے کہ رشی لوگ منتروں کے محض ارتکاب دیکھنے والے یا معنی ظاہر کرنے والے نہ تھے۔ بلکہ منتر کرتا بھی تھے۔ اس امر میں بطور نمونہ کے گوید سے چند رچا پیش کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہو گا کہ رشیوں نے وید منتر رچے ہیں۔

कण्वासा वां ब्रह्म हवन्ति अघ्वरे तेषां सुश्रुणुत हवम् ।

دیکھو منڈل ۱۔ سوکتہ ۴۷۔ رچا ۱۰۔ کنو کے بیٹے تمہارے لئے اس منتر کو بناتے ہیں۔ ان کا بلانا اچھی طرح سنو۔

سائیں بھاشیہ کے مطابق متن کے ترجمہ لفظ کا ارتھ یہاں پر منتر کیا گیا لفظ برہم کے مختلف معنی ہیں جن میں سے ایک معنی ستائش یا وید منتر کے ہیں۔

एवा ते हारियोजना सुवृक्षोन्द्र ब्रह्मणि गोतमासो अक्रन् ।

دیکھو منڈل ۱۔ سوکتہ ۶۱۔ رچا ۱۶۔ اے گھوڑوں کے جوتنے والے اندر۔ اسی طرح گوتوں نے تیرے لئے خوبصورت منتروں کو (برہمانی) بنایا ہے۔

एतामि वामभिनवा वचनानि ब्रह्मस्तोमं गुत्समदासो अक्रन् ।

دیکھو منڈل ۲۔ سوکتہ ۳۹۔ رچا ۸۔ اے دونوں رشن۔ ان بڑھلنے والے منتروں اور ستائش کو گرت سمدون نے تمہارے لئے بنایا۔

अथ मियं शुचमिन्द्राय मग्म ब्रह्मकृतो बृहदुक्थाववाचि ।

دیکھو منڈل ۱۰۔ سوکتہ ۴۴۔ رچا ۶۔ اندر کے لئے منتر بنانے والے برہدکھ سے یہ عمدہ جو شدار ستو تم بیان کیا گیا۔

सनामते गोतम इन्द्र नव्यमतसव ब्रह्महरियोजनाय ।

دیکھو منڈل ۱۔ سوکتہ ۶۲۔ رچا ۱۳۔ گوتم کے بیٹے دنو وہا نے گھوڑے جوتنے والے اندر کے لئے نیا منتر بنایا ہے۔

یہاں پر نیا منتر کا ذکر ہے وہ جو ویدوں کو ازلی مانتے ہیں۔ ذرا اس پر غور کریں۔ اگر وید ازلی ہیں تو یہاں پر لفظ "نیا" کیوں استعمال کیا گیا۔

एवं ते स्तोमं सुविजात विप्रो रथं न धोरः स्वपा अतक्षम् ।

دیکھو منڈل ۵۔ سوکتہ ۲۔ رچا ۱۱۔ جس طرح حلیم کاری گرتھ بناتا ہے اسی

۱۰ انسان کا تو مختار تھا حالانکہ

فہرست کتب

طرح میں نے۔ جو تیری ستوتی کرنے والا ہوں، تیرے لیے اس ستوتی کو بنایا ہے۔

اب ان رجاؤں کو سامنے رکھ کر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ”جو کوئی رشیوں کو منتر کرتا ہوتا وہ ان کو متحیا وادی سمجھیں۔“ رشی لوگ تو آپ ہی اپنے تئیں منتر کرتا قرار دیتے ہیں۔ تو کیا وہ آپ کے قول کے مطابق متحیا وادی تھے؟ لہذا دیدہ الہامی ہیں۔ رشی کی آوی میں چار رشیوں پر پرکٹ کئے گئے۔ رشیوں کو رت ہیں۔ بلکہ رشیوں نے آپ دیدہ منتر رچے ہیں۔ اور کسی زمانے میں اور رشیوں نے ان منتروں کو مختلف سنگھتوں میں ترتیب دیا۔ اس آخری امر کے بیان کے لیے پڑھو مصنف کا رسالہ ”دیدہ تصنیفات“ ویدوں کی اذیت اور غیر فانیت کی بحث۔ کیا دیدہ تھے ہیں؟ نام رسالہ میں کی گئی جو شائع ہونے والا ہے۔

تمام شد

نخیل یا قرآن اردو	۱۰	صنعت و دستکاری اردو کپڑے کی جلد
رامپال سنگھ رومن کپڑے کی جلد	۸	افلاس ہند کے قابل علاج دوا اردو سادہ
تلاش حق	۸	اسلام میں سچ۔ اردو سادہ
رشیوں کا آبائی وطن اردو سادہ	۳	کیفیت ویدک تصنیفات اردو سادہ
ابدی زندگی	۳	سیر ہندوستان اردو پختہ جلد
کشف الحقائق	۸	خاندانی فریض اردو سادہ
دشنو کے دس اوتار	۶	خدا کا سلام
عزت بیشال	۳	بیناتبع القرآن
عزت بیشال اردو کپڑے والی جلد	۸	سورج پرکاش اردو
ویدوں کی اذیت نہایت اردو	۱	سورج پرکاش اردو پختہ جلد
اکھروہضنی گورکھی سادہ	۳	خدا کی قرآن اردو
دولت لازوال اردو	۳	اہل ہنود کے تومار اردو سادہ
دولت لازوال پختہ جلد	۵	تاریخ طاعون
دولت لازوال کپڑے کی جلد	۸	تیرتھ
سپر دئے اردو سادہ	۴	ویدوں کی دیوتا پرستی
سمپرواشے کپڑے والی جلد	۱	ہند میں قومیت اردو
اصلاح اخلاق	۴	اردو کی پہلی کتاب
اصلاح تمدن	۵	اردو کی تیسری کتاب
اصلاح زراعت	۱	لیو بیٹری منیٹھ